جمعہ 24 جولائی 2015ء

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 24 جولائی 2015ء 7 شوال 1436 ہجری 24 وفا 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 167

چہرہ مہتاب

ظلمتوں نے گھیر رکھا ہے مجھے پر غم نہیں
دور افق میں جگمگاتا چہرہ مہتاب ہے
حق کی جانب سے ملا ہو جس کو تقویٰ کا لباس
جسم پر اس کے اگر گاڑھا بھی ہو کمخواب ہے

(کلام محمود)

اخلاق عالیہ صحابۂ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کی سادگی اور دنیا سے بے رغبتی کا ایک نظارہ اس وقت دیکھنے میں آیا جب حضرت عمرؓ شام تشریف لے گئے۔ اسلامی فوجوں کے سالارِ اعلیٰ حضرت ابوعبیدہؓ سادہ کپڑوں میں ایک اونٹنی پر سوار ہوکر استقبال کے لئے نکلے۔ مگر جب حضرت عمرؓ نے دیگر مسلمان جرنیلوں کو شامی قبائیں پہنے دیکھا (جو انہوں نے خلیفہ وقت کے استقبال اور اعزاز کی خاطر زیب تن کی تھیں) تو اس اندیشہ سے کہ یہ لوگ امیرانہ ٹھاٹھ اور عجمی عادات اور اسراف کی عادات اختیار نہ کرلیں ان کو تنبیہ فرمائی۔ مگر جب حضرت ابوعبیدہؓ کے ہاں فروکش ہوئے تو معاملہ برعکس تھا۔ وہاں ایک تلوار، ڈھال اور اونٹ کے پالان کے سوا کچھ نہ تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ابوعبیدہ کچھ گھر کا سامان ہی بنالیا ہوتا۔ عرض کیا اے امیرالمومنین ہمارے لئے بس یہی کافی ہے۔ (اصابہ جز 4 صفحہ 12)

آپ اپنے اوپر کچھ خرچ کرنے کی بجائے اپنے مجاہدوں اور سپاہیوں کا بہت خیال رکھتے۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے آپ کو چار سو دینار اور چار ہزار درہم بطور انعام بھجوائے۔ آپ نے تمام رقم اپنی فوج کے سپاہیوں میں تقسیم کردی اور اپنے لئے ایک حصہ بھی رکھنا پسند نہ کیا۔ حضرت عمرؓ کو پتہ چلا تو بے اختیار کہہ اٹھے کہ الحمدللہ ابھی مسلمانوں میں ابوعبیدہؓ جیسے لوگ موجود ہیں۔ (ابن سعد جلد 3 صفحہ 413)

اس زہد اور بے نفسی کے باوجود خشیت کا یہ عالم تھا کہ آخری بیماری میں ایک صحابی رسول ﷺ آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔ دیکھا کہ ابوعبیدہؓ رو رہے ہیں۔ پوچھا کیوں روتے ہیں؟ فرمایا اس لئے روتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ مسلمانوں کی فتوحات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اے ابوعبیدہ اگر تمہاری عمر وفا کرے اور فتوحات کے اموال آئیں تو تین خادم اور تین سواریاں تمہارے لئے کافی ہیں۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ تم میں سے زیادہ غلام اور سواریاں ہیں۔ سوچتا ہوں کہ کس منہ سے اپنے آقا سے ملوں گا۔ آپ نے ہمیں وصیت فرمائی تھی کہ تم میں سے زیادہ میرے قریب اور میرا پیارا وہ شخص ہے جو مجھے اس حال سے آکر ملے جس حال پر میں چھوڑ کر جارہا ہوں۔ (مسند احمد جلد 1 صفحہ 196)

(بحوالہ سیرت صحابہ رسولؐ)

دو نفلوں کی تحریک

❁ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم ازکم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کردیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خداتعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

ضرورت انسپکٹران مال وقف جدید

❁ نظامت مال وقف جدید کو انسپکٹران کی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ خدمت کا جذبہ رکھنے والے اور F.A میں کم ازکم 45% نمبر حاصل کرنے والے احباب اپنی درخواستیں امیر صاحب/صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 15۔ اگست 2015ء تک نظامت مال وقف جدید کو بھجوادیں۔ (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

درخواست دعا

❁ مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاءالاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 26 جون 2015ء

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضرت مسیح موعود کا کون سا اقتباس ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کو قیل وقال پر محدود نہیں ہونا چاہئے یہ اصل مقصد نہیں۔ تزکیہ نفس اور اصلاح ضروری ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔ پس آپ چاہتے ہیں کہ جماعت میں عملی تبدیلی پیدا ہو۔ تب ہی آپ کی بیعت میں آنے کا حق ادا ہوگا اور اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے۔

س: حضور انور نے احباب جماعت کو احکام خداوندی پر عمل پیرا ہونے کی بابت کیا نصائح بیان فرمائیں؟

ج: فرمایا! ایک احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کی بیعت کا حق ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی طرف نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کرنا کیا ہے یہ ہماری تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ہے۔ اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق گزارنا ہے۔ اگر یہ نہیں تو ہمارے یہ زبانی دعوے ہوں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کرتے ہیں۔

س: خطبہ جمعہ کا مضمون بیان کریں؟

ج: فرمایا! اس وقت ان میں سے جو اللہ تعالیٰ نے احکامات دیئے ہیں بعض باتیں پیش کرتا ہوں جو جہاں ہمارے نفس کے تزکیہ میں کردار ادا کرتے ہیں وہاں معاشرے میں پیار محبت اور امن کی فضا پیدا کرتے ہیں۔

س: اللہ تعالیٰ نے سورۃ فرقان کی آیت نمبر 64 میں عباد الرحمان کی کون سی علامات بیان فرمائی ہیں؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ’’اور رحمان کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں نرمی سے وقار سے چلتے ہیں تکبر نہیں کرتے اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ لڑتے نہیں بلکہ کہتے ہیں ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں‘‘ (الفرقان: 64) پس مختصر طور پر اس عظیم اخلاقی اور روحانی انقلاب کی تعلیم کا نقشہ کھینچ دیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے اور آپ کے ماننے والوں نے آپ کے صحابہ نے ان اخلاق کو اپنے اندر پیدا کیا۔

س: حقیقی عبد رحمان بننے کے واسطے کس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

ج: فرمایا! ایک حقیقی عبد رحمان کو اس بات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ اس میں عاجزی بھی ہو وقار بھی ہو اور تکبر سے پاک بھی ہو۔ پھر جب ایسی حالت ہو تو پھر ایسے لوگ معاشرے میں محبت پھیلانے والے اور اس کے امن کی ضمانت بن جاتے ہیں۔ یہ ان کا وقار اور عاجزی جاہلوں کے غلط عمل اور فساد پیدا کرنے کی کوشش پر ان سے یہ جواب کہلواتا ہے کہ سلاماً۔ تم ہم سے جھگڑے اور فساد کرتے ہو لیکن ہم تم سے جھگڑنے کی بجائے تمہارے لئے سلامتی اور امن کی دعا کرتے ہیں اور خاص طور پر جب اختیار ہاتھ میں ہو طاقت ہو۔

س: اللہ تعالیٰ کے انبیاء کو کن مقاصد کے حصول کے لئے مبعوث فرماتا ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ دنیا میں پیار محبت اور بھائی چارہ اور عاجزی پھیلے۔ ہر قسم کی نیکیاں دنیا میں پھیلیں۔ تمام برائیوں کا خاتمہ ہو شیطان کے پنجے سے انسانوں کو نجات ملے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اس دنیا کو بھی انسان امن سکون اور جنت کا گہوارا بنا دے اور اس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء کو دنیا میں بھیجتا ہے۔

س: رمضان کے مہینے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کیا خوشخبری دی ہے؟

ج: فرمایا! رمضان جس میں اللہ تعالیٰ یہ خوشخبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہمیں دیتا ہے کہ اس میں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی بندوں کے قریب تر آ جاتا ہے۔

س: اللہ تعالیٰ کے نچلے آسمان پر آنے سے کیا مراد ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کے نچلے آسمان پر آنے سے مراد ہے کہ نیک عملوں کی بڑھ کر جزا دیتا ہے دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔

س: حضور انور نے عاجزی اختیار کرتے ہوئے فخر و تکبر کو ختم کرنے کی بابت کیا نصائح بیان فرمائیں؟

ج: فرمایا! ہر ایمان کا دعویٰ کرنے والے کو ہر احمدی کو عاجزی دکھاتے ہوئے تکبر کو ختم کرتے ہوئے اپنے معاشرے میں اپنے گھر میں اپنے ماحول میں جھگڑوں اور فسادوں کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے امن اور سلامتی کو پھیلانا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں اپنا اسوہ ہمارے سامنے قائم فرما کے دکھایا اور مختلف مواقع پر نصائح بھی فرمائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ اس حد تک انکساری اختیار کرو کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔

س: معاشرے میں قیام امن کے لئے حضور انور نے آنحضرت کے اسوہ حسنہ سے کون سی مثال بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! ایک مرتبہ ایک یہودی نے حضرت موسیٰ کی فوقیت ثابت کرنے کی کوشش کی تو مومن نے سختی سے کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سب سے بلند ہے۔ اس پر وہ یہودی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کرتا ہے کہ اس سے میری دلآزاری ہوئی ہے تو تمام نبیوں کے سردار نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ پر فوقیت نہ دو۔ یہ ہے وہ عظیم اسوہ جس سے معاشرے کا امن قائم ہوتا ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ سے محبت کرنے اور تکبر کو چھوڑنے کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل وعیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں انسان کسی سے محبت کر سکتا ہے یا محبت ممکن ہے تم اس سے کرو۔

س: اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی اختیار کرنے والوں سے اس کا کیا سلوک ہوتا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب وخاسر کرے اور ذلت کی موت دیوے۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہشیں اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے۔

(البدر جلد 2 صفحہ 14 مورخہ 24۔اپریل 1903ء)

پھر آپ فرماتے ہیں انسان جو ایک عاجز مخلوق ہے اپنے تئیں شامت اعمال سے بڑا سمجھنے لگ جاتا ہے کبر اور رعونت اس میں آ جاتی ہے۔ اللہ کی راہ میں جب تک انسان اپنے آپ کو سب سے چھوٹا نہ سمجھے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ آپ فرماتے ہیں کبیر نے سچ کہا ہے۔

بھلا ہوا ہم نیچ بھئے ہر کو کیا سلام
جے ہو تے گھر اُونچ کے ملتا کہاں بھگوان

س: ہم خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں کب داخل ہو سکتے ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ انسان جب تک ایک غریب و بے کس بڑھیا کے ساتھ اخلاق نہ برتے جو ایک اعلیٰ نسل عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہئیں اور ہر ایک طرح کے غرور اور رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

س: رمضان المبارک کے دنوں میں ہمیں کن باتوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے؟

ج: فرمایا! یہ دن جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاک تبدیلیوں کے پیدا کرنے اور قبولیت دعا کے اللہ تعالیٰ نے ہمیں میسر فرمائے ہیں ان میں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جس جس کو جس جس بات پر فخر ہے یا جو چیز ہمیں ہماری عاجزی اور انکساری میں بڑھانے میں روک ہے یا جو چیز بھی ہمارے ماحول میں ہماری وجہ سے بے چینی اور فتنے کا باعث بن سکتی ہے اسے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہمارا وجود ہر جگہ سلامتی پھیلانے والا وجود بن جائے نہ کہ بے چینی اور فساد پھیلانے کا ذریعہ۔

س: حضور انور نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی بابت کیا نصائح بیان فرمائیں؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ نے حقوق کی ادائیگی، سلامتی پھیلانے کی وسعت اور تکبر سے بچنے کے لئے دوسری جگہ ان الفاظ میں حکم فرمایا ہے کہ ’’اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہو۔‘‘

اصل میں تو ان حقوق کی ادائیگی ہمیشہ کے لئے ہے جو انسان کو کرنی چاہئے لیکن یہ مہینہ ایسا ہے جس میں ہم عادت ڈال سکتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بندوں کے حقوق کے لئے غریبوں مسکینوں کی مدد کے لئے ان دنوں میں خاص طور پر اپنے ہاتھوں کو اس قدر کھولتے تھے کہ روایات میں آتا ہے کہ آپ کی سخاوت تیز آندھی سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ یہ ضرورتمندوں کے حقوق کی ادائیگی ہے جس کا آپ نے اعلیٰ ترین اسوہ قائم فرمایا جو مالی مدد کی صورت میں ہے۔ اس کے علاوہ ان کے جذبات کا خیال رکھنا ان کے احساسات کا خیال رکھنا ان کی دوسری ضروریات کا خیال رکھنا یہ بھی ساتھ چیزیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کے بنیادی مقصد عبادت کی طرف توجہ دلانے کے بعد کہ عبادت جہاں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والا بناتی ہے وہاں ایک حقیقی عابد اور عبد رحمان کو بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلانے والی ہوتی ہے ہونی چاہئے۔ اگر یہ دونوں قسم کے حق ادا نہیں ہو رہے تو ایسا شخص مؤمن نہیں بلکہ ان لوگوں میں شامل ہے جو متکبر اور شیخی بگھارنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ہر عابد سے ان اعلیٰ اخلاق کی توقع رکھتا ہے اور اس کا حکم دیتا ہے جو عاجز ہو کر ایک مومن کو ادا کرنے

باقی صفحہ 8 پر

مکرمہ امۃ اللطیف زیروی صاحبہ۔ امریکہ

ایک احمدی خاتون کا خلیفۂ وقت سے زندہ تعلق

ایم ٹی اے کیلئے بیقرار دعائیں اور معجزانہ قبولیت

کون احمدی ہوگا جس کو ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی نعمت کے ملنے پر خوشی نہ ہوتی ہوگی؟ لیکن ان لوگوں کی خوشی بہرحال زیادہ ہوگی جنہوں نے اس نعمت کے ملنے کے لئے قبل از وقت دعائیں کی ہوں گی۔ اور جماعت میں ایسے ہزارہا لوگ ہوں گے۔ یہ پیارے خدا تعالیٰ کا مجھ پر خاص فضل اور احسان ہے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کیا۔ میرے لئے ایم ٹی اے کی نعمت ایک خواہش ایک تمنا ایک آرزو تھی جو دُعا بن گئی۔

یہ اس روز کی بات ہے جب 10 ستمبر 1982ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بیت بشارت سپین کا افتتاح کرنا تھا وہ دن احمدیت کیلئے بڑا تاریخی دن تھا۔ میرا دل بھی کرتا تھا کہ اس تقریب میں شامل ہوں لیکن حالات اجازت نہیں دیتے تھے۔ میری نگاہیں بار بار ٹی وی سکرین پر پڑ رہی تھیں اور دل میں یہ خواہش پیدا ہو رہی تھی کہ کاش ہم یہ نظارے کم از کم ٹی وی پر ہی دیکھ سکیں۔

اب اتنا تاریخی افتتاح ہو رہا ہے لیکن کوئی خبر تک نہ تھی۔ دل بھر آیا، وضو کیا اور نفل پڑھنے لگی۔ پیارے خدا تعالیٰ نے دعائیں کرنے کی توفیق دی۔ میں نے خدا تعالیٰ سے التجا کی کہ اے میرے پیارے خدایا تو ایسا کردے کہ ٹی وی اور ریڈیو دین کی اشاعت کا ذریعہ بن جائیں اور جماعت احمدیہ میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ ہم ٹی وی پر دیکھ سکیں۔ اے میرے پیارے خدایا! ٹی وی کا زمانہ ہے اپنے پیارے خلیفہ کو ٹی وی پر لے آ۔ اس دن کے بعد سے یہ دعا میری ہر روز کی نمازوں کا حصہ بن گئی۔ وقت گزرتا گیا۔ 1984ء آ گیا جب کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ہجرت کر کے لندن تشریف لے آئے۔ پاکستان میں مخالفت شدت اختیار کر گئی۔ حضور پاکستان کے احمدیوں اور تمام دنیا احمدیت کیلئے وہ دن بڑے صبر آزما تھے۔ سب نے دعائیں کیں پُرسوز دعائیں کرنے کی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے توفیق دی۔ میرا بچپن ربوہ میں گزرا ہے لیکن شادی کے بعد زیادہ عرصہ ملک سے باہر گزرا ہے۔ ربوہ کی رونق بہت یاد آتی تھی خصوصاً جلسہ سالانہ کی رونق کو تصورات میں یاد کرتے تھے ہم نے پیارے ابا جان کو ایک ٹیپ ریکارڈر خرید کر دیا ہوا تھا تاکہ جلسہ سالانہ کے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے خطابات وہ ہمیں ریکارڈ کر کے بھجوائیں۔ ان دنوں ابھی ویڈیو کا انتظام نہیں ہوا تھا پیارے ابا جان خاص اہتمام کر کے تلاوت نظمیں اور تقاریر ریکارڈ کر کے ہمیں بھجواتے تھے۔ ان دنوں ہم، ایران میں رہتے تھے۔ ان کو سن کر کچھ تشنگی دور ہو جاتی تھی۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہجرت کر کے لندن تشریف لائے تو شروع میں خطبہ جمعہ اور مجلس عرفان کی آڈیو ٹیپس ملنی شروع ہوگئیں۔ لندن کا ویڈیو ٹیپس کا نظام امریکہ کے ویڈیو ٹیپس سے مختلف ہے۔ اس لئے ویڈیو ٹیپس نہیں آتی تھیں۔ میری شدید خواہش تھی کہ حضور کو ٹی وی پر دیکھوں۔ مجھے پتہ چلا کہ فلاڈلفیا سے طاہر عبداللہ صاحب کبھی کبھی لندن جاتے ہیں اور امریکن سسٹم کی ویڈیو ٹیپس بنا کر لاتے ہیں۔ میں نے ان کی بیگم امۃ الحکیم عبداللہ کو فون کیا اور مجھے ویڈیو ٹیپس بھجوانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے مجھے ایک ویڈیو ٹیپس بھجوائی جو کہ 20، 25 جولائی 1984ء میں تیار کی گئی تھی۔ پانچ گھنٹے کی مجلس عرفان اس ویڈیو میں تھی۔ مجھے کچھ پتہ نہیں تھا اس میں کیا ہے۔ ہمارے پاس اس وقت VCR نہیں ہوتا تھا۔ ان دنوں VCR مہنگے بھی تھے۔ چار۔ پانچ سو ڈالرز میں آتا تھا۔ مالی لحاظ سے بھی اتنا مہنگا خریدنا آسان نہ تھا میں نے کریم سے کہا کہ یہ ویڈیو ٹیپس میں نے کسی کے گھر جا کر نہیں دیکھنی۔ کریم مان گئے ہم نے VCR خریدا۔ سیٹ کیا اور مغرب کی نماز کے بعد ہم سب ویڈیو ٹیپس دیکھنے کے لئے بیٹھے۔ ویڈیو ٹیپس چلنی شروع ہوئی حضور ٹی وی سکرین پر ظاہر ہوئے۔ Off White اچکن پہنی ہوئی تھی۔ بڑے خوبصورت لگ رہے تھے۔ کسی نے نظم پڑھنے کی اجازت مانگی۔ حضور نے اجازت دی۔ نظم بڑی خوش الحانی سے پڑھی گئی۔ حضرت مصلح موعود کی نظم تھی۔

تری محبت میں میرے پیارے
ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہرگز
نہ تیرے در پر سے جائیں گے ہم

ابھی یہ پڑھا ہی گیا تھا کہ کیمرہ گھوما اور مائیک کے بالکل نیچے میرے پیارے ابا جان ملک سیف الرحمٰن نمایاں بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ سب خوشی سے اچھل پڑے کہ وہ ابا جان بیٹھے ہیں۔ میرے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ پیارے ابا جان بھی اس ویڈیو ٹیپس میں بیٹھے ہوں گے۔ غرض خدا تعالیٰ نے خوشی پر خوشی دی۔ وہ پانچ گھنٹے کی ویڈیو ٹیپس آہستہ آہستہ ساری دیکھی۔ بڑی پُررونق اور ایمان افروز مجلس عرفان تھیں۔ یہ جنوری 1985ء کا واقعہ ہے

اس کے بعد میں نے اپنی پیاری امی امۃ الرشید شوکت کو کیلگری فون کیا اور اس ویڈیو ٹیپس کے متعلق بتایا اور کہا کہ ابا جان بھی اس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میری پیاری امی نے بتایا کہ تمہارے ابا جان ٹورانٹو گئے تھے۔ وہاں سوال و جواب پر مشتمل تین گھنٹہ کی ویڈیو ٹیپس ان کی بنی ہے۔ میں نے وہ ویڈیو مجھے بھجوانے کے لئے کہا۔ وہ ویڈیو ٹیپس بھی آ گئی۔ دیکھنے کی توفیق ملی۔

اسی سال فروری 1985ء میں ایک کیبل ٹی وی پر مجھے بغیر کسی خاص کوشش کے ایک پروگرام میں شمولیت کی توفیق ملی۔ میں اس وقت نئی نئی یہاں کی لجنہ پریذیڈنٹ بنی تھی۔ نیوجرسی آنے سے پہلے میں لجنہ میٹنگ میں بھی شامل نہیں ہوئی تھی کیونکہ جہاں بھی ہم رہتے تھے ہم اکیلے ہی احمدی فیملی ہوتے تھے۔ میں نے تو کبھی تقریر بھی نہیں کی تھی۔ کچھ نہیں بتایا گیا تھا کہ سوال کیا ہوں گے؟ اسی وقت فی البدیہہ جواب دینے تھے۔ دل میں ڈر بھی لگ رہا تھا کہ اگر مجھے جواب اس وقت نہ آیا؟ میں چلی گئی۔ اس پروگرام میں دو افریقن مسلمان عورتیں تھیں اور میں احمدی...... پروگرام کا نام "Woman in Islam" تھا۔ ہماری Moderator بدھ مذہب سے تعلق رکھتی تھی، نام Kae P. Thompson تھا۔ وہ آدھے گھنٹے کا پروگرام تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جواب ٹھیک دینے کی توفیق مل گئی۔ وہ ویڈیو اس سال مارچ سے لے کر جولائی 1985ء تک سات بار دکھائی گئی۔ جب یہ پروگرام کیبل ٹی وی پر آیا تو میرے دل میں میخ کی طرح یہ بات گڑ گئی کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سند کے طور پر ہے اور یہ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میری اس دعا کو قبول کر لیا ہے جو کہ میں 1982ء سے کر رہی تھی کہ ٹی وی اور ریڈیو کو دین حق کی اشاعت کا ذریعہ بنا دے اور میرا دل کہتا تھا کہ اب یہ ہوگا جب خدا تعالیٰ کسی امر کے لئے 'کن' کہہ دیتا ہے تو فیکون ہو جاتا ہے یعنی اس امر کے ہونے کے لئے کڑیاں ملنے لگ جاتی ہیں۔ اس بات پر میرا یقین اتنا کامل تھا کہ مارچ، اپریل 1986ء میں میں نے حضور کو خط لکھا جو میرے ذہن میں آ رہا تھا میں لکھتی جاتی تھی۔ خط میں میں نے یہ لکھا کہ احمدیوں کا ایک ٹی وی ہوگا جو کہ ساری دنیا میں دیکھا اور سنا جائے گا۔ اس پر درس قرآن، درس حدیث، درس ملفوظات، شہیدان احمدیت کا ذکر خیر اور پروگرام ہوں گے۔

Documentaries ایسے ہوں گی جیسے جماعت احمدیہ کی فلم بن رہی ہو۔ احمدی خواتین بھی اس پر آئیں گی۔ حتیٰ کہ خاندان مسیح موعود کی خواتین مبارکہ بھی آئیں گی اور بھی باتیں تھیں۔ غرضیکہ جو کچھ خیالات میرے دماغ میں تھے لکھ دیئے تھے۔ اس وقت کسی کو خط کے متعلق کچھ نہ بتایا حتیٰ کہ اپنے میاں کو بھی کچھ نہ بتایا۔ اس وقت ہم جس گھر میں رہتے تھے وہاں سے پیدل ڈاک خانے جایا جا سکتا تھا۔ میں نے وہ خطوط خود ڈاک خانہ جا کر رجسٹرڈ ڈاک سے حضور کو بھجوا دیئے۔ انہیں دنوں میں نے خوابیں بھی دیکھیں۔ ایک خواب میں دیکھا کہ احمدیت کا جھنڈا لہرا رہا ہے اور نعرہ تکبیر، اللہ اکبر اور دوسرے فلک شگاف نعرے لگ رہے تھے خواب میں مجھے یہ تاثر تھا کہ یہ نعرے ساری دنیا میں سنے جا رہے ہیں۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے نظام کے متعلق قرآن میں پیشگوئی موجود ہے۔ واذا النفوس ...... (التکویر : 8) جب لوگ اکٹھے کئے جائیں گے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ایک وقت آئے گا جب میرا پیغام برقی رو کے ذریعہ سے دنیا میں جائے گا۔ حضرت مصلح موعود نے بھی پیشگوئی کی تھی کہ ایک وقت آئے گا کہ قادیان میں درس قرآن ہو رہا ہوگا اور لوگ دنیا میں دیکھ اور سن رہے ہوں گے۔

صاف ظاہر ہے کہ ایسا نظام جماعت احمدیہ کو عطا ہونا مقدر تھا لیکن جب 1986ء میں میں نے حضور کو خط لکھا تھا۔ مجھے ان باتوں کا علم نہیں تھا۔ یہ باتیں مجھے بعد میں معلوم ہوئیں۔ پاکستان میں شدید مخالفت اور حضور کی ہجرت کی وجہ سے سخت ابتلا کے دن تھے۔ پیارا خدا تعالیٰ اپنے پیارے خلیفہ کو تسلی اور خوشخبریاں دے رہا تھا اور لوگوں کے ذریعے بھی خوش خبریاں دے رہا تھا۔ پیارے خدا تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل اور احسان سے مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کیا۔ لھم البشریٰ کا معاملہ خدا تعالیٰ اپنی سنت کے مطابق کر رہا تھا۔ پیارا خدا تعالیٰ جلالی جلوے اور جمالی جلوے اپنے پیارے خلیفہ اور جماعت احمدیہ کے حق میں دِکھا رہا تھا۔ مارچ، اپریل 1986ء میں جو تفصیلی خط حضور کو میں نے لکھا تھا۔ حضور کی طرف سے اس کا بڑا پیارا جواب آیا۔ مئی 1986ء کے ایک خط میں آپ نے لکھا:۔

''جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ آپ کے خطوط واقعی بڑے دلچسپ ہیں۔ ماشاءاللہ Cassette والا تجربہ جو آپ نے بیان کیا ہے۔ اسے پڑھ کر بڑا لطف آیا۔''

اس کے بعد حضور نے جب پہلی مرتبہ کینیڈا گئے تھے۔ وہاں ایک T.V پر ان کا بہت اچھا ایک گھنٹے کا پروگرام آیا جس میں لوگ فون کر کے بھی سوال کر سکتے تھے اور حضور جواب دیتے تھے۔

میرا بھائی ہشام ملک وہاں رہتا ہے۔ اس پروگرام کی ویڈیو ٹیپ اس نے مجھے بھجوائی۔ دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ اسی سال 1989ء صد سالہ جوبلی کا ویڈیو پیغام حضور کا آیا جو کہ ہم نے مشن ہاؤس میں ٹی وی پر دیکھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے بعد 92-1991ء سے کچھ گھنٹے کا خطبہ جمعہ اور کچھ پروگرام آنے شروع ہوئے۔ 1993ء میں جب پہلی مرتبہ عالمی بیعت ہوئی مجھے اور کریم کو اس جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کی توفیق خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دی۔ حضور بہت خوش تھے۔ عجیب نظارہ تھا جب دنیا کے مختلف ممالک سے فون آ رہے تھے۔ حضور سے ملاقات ہوئی اور یادگاری تصویر بنی۔ دوسری عالمی بیعت میں بھی U.K کے جلسہ سالانہ پر جانے کی توفیق ملی اور یادگاری

تصویر ہے۔

1993ء میں میں اور کریم قادیان دارالامان جلسہ سالانہ پر گئے تھے۔ حالات بالکل ایسے نہ تھے کہ میں اس وقت جا سکتی لیکن ایسے تھا کہ پیارا خدا تعالیٰ مجھے کھینچ کر لے گیا۔ قادیان دارالامان کی مقدس بستی مقدس مقامات کی زیارت، دعائیں کرنے کی توفیق خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ملی اور اس گھر کو بھی دیکھا جس میں میں پیدا ہوئی تھی۔ یہ وہ جلسہ سالانہ قادیان تھا جس میں پہلی مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے لندن سے Live خطاب کیا۔ پانچ روز کا ہمارا قیام تھا ایسے تھا جیسے قدم قدم پر فرشتے مدد کر رہے ہوں۔ 7 جنوری 1994ء کو حضور نے ایم ٹی اے کے نئے سسٹم اور 24 گھنٹہ نشریات کا افتتاح کرنا تھا۔ اس روز بیت الرحمٰن میری لینڈ میں کریم کی کوئی میٹنگ تھی۔ میں بھی ان کے ساتھ گئی تھی کیونکہ نئے سیٹلائٹ پر ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا اجراء ہونا تھا۔ اس لئے ابھی بیت الذکر میں اس کے دیکھنے کا انتظام نہیں تھا۔ میں نے کریم سے کہا کہ ایم ٹی اے امریکہ کے انچارج سے مجھے اجازت لے دیں کہ میں ایم ٹی اے کے کنٹرول میں بیٹھ کر وہ پروگرام دیکھ سکوں۔ انہوں نے اجازت دے دی۔ میں کنٹرول میں اکیلی بیٹھی تھی۔ باہر دروازہ پر ایک خادم ڈیوٹی دے رہا تھا۔ کئی ٹی وی تھے۔ کچھ پر پرانے پروگرام (Re-run) آ رہے تھے۔ ایک T.V پر "Live" 24 گھنٹے کی نشریات کے شروع ہونے کا افتتاح آ رہا تھا۔ مجھے ستمبر 1982ء کے اس دن کی یاد آ رہی تھی۔ جب میں نے اس نعمت کے ملنے کے لئے دعا شروع کی تھی۔ 7 جنوری 1994ء کو میں کنٹرول روم میں بیٹھی اس خواہش کو پورا ہوتے دیکھ رہی تھی۔ دل کی عجیب حالت ہو رہی تھی۔ خدا تعالیٰ کی حمد سے دل بھر بھر جا رہا تھا۔

جب MTA آنا شروع ہوا اس وقت سب بچے سکول جانا شروع ہو گئے تھے۔ میں کار ڈرائیو نہیں کرتی اس لئے گھر ہی ہوتی ہوں۔ میرا بڑا بیٹا ناصر محمود ہماری جماعت کا آڈیو ویڈیو سیکرٹری ہے جب بھی سیٹلائٹ ڈش خراب ہوتی تھی۔ وہ اسے فوراً ٹھیک کر دیتا تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے ایم ٹی اے کی ساری ترقیات دیکھنے کی توفیق عطا کی۔ دسمبر 1994ء میں میں پاکستان گئی تھی۔ میں ربوہ میں اس گھر جس میں ہم رہا کرتے تھے، کے ساتھ والے گھر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب کے گھر ٹھہری ہوئی تھی۔ پیارے اباجان کی بہت یاد آ رہی تھی۔ ان دنوں میں ٹی وی نہیں دیکھ رہی تھی۔ ایک دن میرے دیور حبیب الرحمٰن زیروی صاحب نے مجھے بتایا کہ آج رات آپ کے اباجان کا ایک پروگرام ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر آئے گا۔ میں جس کمرہ میں تھی وہاں ٹی وی بھی تھا۔ بجلی کبھی ہوتی تھی، کبھی نہیں پروگرام کا وقت آیا شکر ہے بجلی اس وقت تھی آدھے گھنٹہ کا پروگرام تھا۔ پیارے اباجان کھڑے تھے۔ انہوں نے وہی ٹوپی پہن رکھی تھی جو ہم نے ان کو تحفہ دی تھی۔ لوگ سوال کر رہے تھے۔ پیارے اباجان جواب دے رہے تھے۔ یہ پروگرام U.K میں بنا تھا میرا دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر رہا تھا۔ مجھے پیارے اباجان کی یاد آ رہی تھی۔ پیارے خدا تعالیٰ نے ان سے ملاقات کروا دی۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے وفات پائی۔ کریم لندن گئے تھے۔ میں نہیں گئی لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ کریم لندن میں حضور کا آخری دیدار کر رہے تھے۔ اُسی وقت میں امریکہ میں بیٹھی حضور کا دیدار کر رہی تھی۔

ظہر کی نماز کے بعد اکثر میں آرام کرتی تھی۔ ٹی وی نہیں لگاتی تھی۔ ایک دن نہ جانے کیوں میں نے نماز کے بعد ٹی وی چلا لیا۔ مجلس عرفان شروع ہونے لگی تھی۔ یہ مجلس عرفان جب حضور ابھی پاکستان میں تھے کی تھی حضور آ کر بیٹھے پھر کہا گیا کہ ملک سیف الرحمٰن اور مولانا دوست محمد شاہد حضور کے ساتھ بیٹھیں۔ پیارے اباجان آئے اور حضور کی دائیں طرف بیٹھے اور مولانا دوست محمد شاہد بائیں طرف۔ ایک گھنٹہ کی مجلس عرفان تھی۔

میری پیاری امی امۃ الرشید شوکت نے 1999ء میں وفات پائی۔ اس کے بعد ایک دن میں ان کی یادوں پر مضمون لکھ رہی تھی۔ گاہے بگاہے پیارے اباجان کا ذکر بھی آ رہا تھا۔ ایم ٹی اے پر بنگالی سوال و جواب کا پروگرام آ رہا تھا۔ ایک صاحب نے حضور کی وہی نظم پڑھنی شروع کی جو کہ حضور نے پیارے اباجان کی وفات پر لکھی تھی۔

''جائیں جائیں ہم روٹھ گئے'' ابھی یہ پڑھا ہی تھا کہ حضور نے ان صاحب کو روک کر اس نظم کے لکھنے کا سارا سیاق وسباق بیان کیا کہ کس طرح ملک سیف الرحمٰن کی وفات کی خبر سن کر انہوں نے یہ نظم کہی تھی۔ میرے دل کی عجیب حالت ہوئی کہ ادھر میں اپنے پیارے اباجان کے متعلق مضمون لکھ رہی ہوں۔ اسی وقت ایم ٹی اے پر پیارے اباجان کی وفات پر لکھی ہوئی حضور کی نظم پڑھی جا رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب 2005ء میں سپین گئے تھے تو اس وقت بیت بشارت پیدرو آباد سپین کی افتتاح کی جھلکیاں بھی دکھائی گئی تھیں۔ وہ نظارے بھی پیارے خدا تعالیٰ نے دکھا دیئے۔ جن کو دیکھنے کے لئے دل نے تمنا 1982ء میں کی تھی۔ MTA کی نعمت کی بدولت پیارے خدا تعالیٰ نے خلیفہ وقت سے ساری جماعت احمدیہ کا زندہ تعلق قائم کر دیا ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود کے الہامات نئی شان سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔

صد سالہ خلافت جوبلی کے وقت جو Three Way Communication ہم نے دیکھی۔ کبھی لندن، کبھی قادیان دارالامان اور کبھی ربوہ کے نظارے اسی طرح عالمی بیعت کا نظارہ واذا النفوس زوجت (التکویر) کا کیسا شاندار ثبوت ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی نعمت فضل الٰہی نصرت الٰہی اور احمدیت کی صداقت کا زبردست نشان ہے۔ خلیفہ وقت جہاں بھی ہوں۔ مشرق، مغرب پورب پچھم۔ بستی بستی۔ قریہ قریہ، گھر گھر دیکھے اور سنے جا سکتے ہیں۔ اللہ تیرا شکر اللہ تیری شان! ع

اک نشان کافی ہے گر دل میں ہے خوفِ کردگار

اتنا عظیم الشان نظام بغیر کسی کمرشل کے چلنا ایک معجزہ الٰہی ہے...... ''ہینگ لگے نہ پھٹکڑی اور رنگ بھی چوکھا آئے'' کا معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمام ایم ٹی اے کے عملہ اور مختلف پروگراموں میں حصہ لینے والوں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب

لال بیگ سے نجات پائیں

''لال بیگ'' یعنی Cockroach ایک چھوٹا سا کیڑا ہونے کے باوجود عالمی سطح پر ''اپنی شناخت'' کا مالک ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ بھی ہے کہ یہ قریباً ہر ملک میں اپنے رنگ وصورت کے معمولی یا نمایاں اختلاف کے ساتھ موجود ہے۔ اور دوسری بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ بہت سی بیماریوں کے پھیلانے میں اس سخت جان چھوٹے سے دشمن صحت نے بڑی بڑی ذمہ داریاں اٹھا رکھی ہیں۔ اپنے مختصر اور بظاہر کمزور جسم کے باوجود یہ اتنا ڈھیٹ اور سخت جان ہوتا ہے کہ اکثر کیڑے مارنے کی عمومی ادویات کو خاطر میں نہیں لاتا اور بعض دفعہ تو جوتیاں کھانے کی بھی خوب تاب رکھتا ہے اور ایسا ہوتا ہے کہ بچے اسے دیکھتے ہی جوتا اٹھائے اس پر حملہ آور ہوتے اور اپنے خیال میں مار کر پھینک جاتے ہیں لیکن کچھ ہی دیر بعد یہ بظاہر مرا ہوا وجود دوبارہ رینگتا ہوا نظر آتا ہے اس لئے اسے مارتے ہوئے جب تک اس کا ''کچومر'' نہ نکال دیا جائے اس سے نجات پانے کا یقین نہیں ہو سکتا۔

ماحولیات والوں نے بھی یہ انکشاف کیا ہے کہ بیشتر بیماریوں کا سبب ''لال بیگ'' ہے ان کی تحقیق کے مطابق مرطوب آب و ہوا کا رسیا یہ کیڑا 60,70 درجہ سینٹی گریڈ کی حرارت برداشت کر سکتا ہے اور ایک مادہ لال بیگ اپنی زندگی میں عموماً 2000 انڈے دے دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں ایک بار یہ گھس آئیں وہاں سے انہیں نکالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ گھروں میں عموماً نسبتاً گرم مقامات یعنی فریج کے نچلے حصہ میں یا کچن میں عموماً چھوٹے سائز کے ''لال بیگ'' رہنا پسند کرتے ہیں جبکہ باتھ روم (اگر صاف نہ ہو تو) یا گڑھے والی لیٹرین میں بڑے بڑے سائز کے لال بیگ رہائش پذیر ہو جاتے ہیں۔

مذکورہ بالا انکشاف کے مطابق تو زمین پر ہی نہیں بلکہ ''چاند پر بھی لال بیگ کے موجود ہونے کا سائنسدانوں کو یقین ہے'' ان کے بالوں، پاؤں اور چہرے کے حصہ سے الرجی اور دمہ کے امراض پھیلتے ہیں جبکہ ان کی دشمن ادویات کا چھڑکاؤ، جلد کے امراض اور کینسر تک کی بیماریوں کے امکانات پیدا کر دیتا ہے۔

یہ کیڑا دن کو اکثر چھپا رہتا ہے اور رات کو اندھیرے میں زیادہ نکلتا ہے اسی طرح اگر گھر خالی ہو تو یہ اس تک اپنی رسائی کے مواقع بہت جلد تلاش کر لیتا ہے۔

جاپان میں ایسے گروہ یا افراد، جو رات کے اندھیرے میں چھپ کر مجرمانہ کارروائیاں کرتے ہیں۔ ان کو بھی Gokiburi یعنی لال بیگ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

ہمیں بھی لال بیگ سے واسطہ پڑ چکا ہے اور بالآخر ان سے نجات کا مفید ذریعہ ہمارے ہاتھ آ گیا جس سے یہ تو ممکن نہیں ہوا کہ سارے مر جائیں لیکن یہ بات تجربہ میں ضرور آئی ہے کہ آپ کے گھر سے ضرور بھاگ جائیں گے۔

اجزاء

1۔ بورک ایسڈ 500 گرام 2 گندم کا میدا (یا آٹا) 300 گرام 3۔ انڈہ ایک عدد 4۔ پیاز درمیانے سائز کا 1 عدد 5۔ دودھ قریباً 1/2 پاؤ

ترکیب

بورک ایسڈ اور میدے کو ملا لیں۔ پیاز کو گرائنڈ کر کے اس میں ملا دیں۔ انڈہ بھی ملا دیں۔ پھر دودھ سے اسے گوندھ لیں ذرا سخت رکھیں۔ پھر اس کے گولے بنائیں (درمیانے رس گلے کے سائز کے) یہ گولے جب کچھ خشک ہو جائیں تو گھر کے ہر کمرہ میں جہاں لال بیگ کی موجودگی کا امکان ہے۔ 3،3 یا 4،4 رکھیں کچن کی الماریوں اور فریج کے نیچے زیادہ بھی رکھ سکتے ہیں۔

آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ آپ کے گھر سے دیکھتے ہی دیکھتے لال بیگ غائب ہونے لگے ہیں اور آخر معدوم ہو گئے ہیں ممکن ہے چند روز بعد آپ کے پڑوسی آپ سے اپنی پریشانی کا ذکر کریں کہ پتہ نہیں کہاں سے لال بیگ نے ان کے گھر پہ اچانک حملہ کر دیا ہے۔ ان کی پریشانی سن کے آپ صرف مسکراتے ہی نہ رہیں بلکہ ان کو بھی یہی نسخہ بتا دیں۔

مکرم ہادی علی چوہدری صاحب

والدین اور مخلوق خدا کی محبت وخدمت کا پیکر

ڈاکٹر مہدی علی قمر کا ذکر خیر

مورخہ 26 مئی 2014ء مکرم ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب کو میرے چھوٹے بھائی کو ربوہ کی مقدس سرزمین پر شہید کر دیا گیا۔ ہمارا خاندان مہدی علی شہید کی اس قربانی پر فخر کرتا ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ فخر کرتا رہے گا۔

ربوہ کی سرزمین پر اپنے مولائے حقیقی کے حضور خون کا نذرانہ پیش کرنے والے کا نام مہدی تھا۔ وہ مسیحِ زماں و مہدئ دوراں کا دل وجان سے سچا اور فدائی متّبع تھا۔ وہ اس کی جماعت کی سربلندی کا خواہاں تھا اور اس کے لئے سرگرمِ عمل بھی۔

شہادت کے ابتدائی وقت میں لی گئی مہدی علی شہید کی تصویر جب میں نے پہلی بار دیکھی تو اس کے زمین پر پڑے ہوئے جسم اور پُر اطمینان چہرے کو دیکھتے ہی حضرت خبیب بن عدیؓ کے دو شعروں نے زبان اور سوچ پر قبضہ کر لیا۔ یہ شعر انہوں نے اس وقت کہے جب کفار انہیں قتل کیلئے سوئے مقتل لے جارہے تھے تو انہوں نے رضائے باری تعالیٰ پر راضی ہو کر بڑے عزم واستقلال کے ساتھ کہا:

کہ جب میں مومن ہونے کی حالت میں قتل کیا جارہا ہوں تو مجھے یہ پرواہ نہیں ہے کہ میں قتل ہو کر کس پہلو پر گروں۔ یہ سب کچھ محض خدا تعالیٰ کے لئے ہے اور اگر میرا خدا چاہے گا تو میرے جسم کے پارہ پارہ ٹکڑوں پر برکتیں نازل فرمائے گا۔

ہمارے خاندان میں ہمارے ابا جی محترم چوہدری فرزند علی صاحب کے خاندان میں بھی بعض شہادتیں ہوئی ہیں اور والدہ محترمہ نجم النساء صاحبہ مرحومہ تو ایسی خوش نصیب عورت ہیں کہ آپ کے والد محترم ماسٹر ضیاء الدین ارشد صاحب 1974ء میں شہید ہوئے اور اب بیٹا مہدی علی بھی شہید ہو گیا۔ یعنی آپ کے سر پر بھی شہادت کا تاج ہے اور گود میں بھی شہادت کا نذرانہ ہے۔ اے ہمارے پیارے اللہ! ان کو اپنی رحمت وقرب خاص سے نواز۔ آمین

ہمارے والد صاحب مرحوم ایک دلیر، نڈر اور بہادر زمیندار تھے۔ سچے اور سربلند مخیّر اور غریب نواز تھے۔ کبھی کسی کے ناجائز دباؤ میں نہیں آئے۔ ہماری والدہ بھی اسی طرح بہادر، نڈر اور صبر و استقامت اور ہمت کا شاہکار تھیں۔ دن رات گھریلو اور جماعتی کاموں میں مصروف و مشغول تھیں۔ دونوں ہی تہجد گزار اور نیکیوں میں سبقت لے جانے والے تھے۔ 1974ء میں میرے بڑے بھائی اشرف علی صاحب اور میرے ماموں راجہ نعیم احمد صاحب گرفتار ہو کر سرگودھا جیل میں محصور تھے۔ ہم دیکھتے تھے کہ بعض عورتیں فکر مند ہو کر ہماری والدہ سے دکھ کا اظہار کرتیں تو آپ انہیں بڑے صبر وعزم کے ساتھ کہتیں کہ وہ جماعت کی خاطر قید ہوئے ہیں اس لئے فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر انہیں کوئی نقصان بھی پہنچتا ہے تو بھی وہ جماعت کے لئے ہے۔ پس یہ تو فخر کی بات ہے نہ کہ فکر کی۔ اس طرح آپ ایسی عورتوں کو تسلّیاں دے کر رخصت کر دیتی تھیں۔

سرگودھا جیل میں مقیّد ربوہ کے افراد سے ملنے کے لئے جانے والوں پر 16 جولائی کو سرگودھا کے سٹیشن پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ اس قافلے میں مَیں بھی تھا اور ہمارے نانا جان بھی تھے۔ نانا جان کو سر پر گولی لگی اور وہ اس سے جانبر نہ ہو سکے۔ عین برستی ہوئی گولیوں میں مَیں اور دو مزید جوان زخمیوں کو سنبھالنے لگے۔ چنانچہ جلد ہی انہیں سیڑھیوں کی اوٹ میں چھپانے میں کامیاب ہو گئے۔ بعد میں ان زخمیوں کو سرگودھا ہی میں ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ مَیں ان کی دیکھ بھال اور ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اس رات ان کے ساتھ ہسپتال میں ٹھہر گیا۔ اس اثنا میں ربوہ میں طرح طرح کی خبریں اور افواہیں گردش کرنے لگیں۔ میرے بارے میں بھی مشہور ہو گیا تھا کہ مجھے بھی گولی لگی ہے۔ اس ساری صورتحال میں میرے والدین کسی گھبراہٹ یا بے صبری میں مبتلا نہیں ہوئے۔ دونوں ہی آنے والوں کو تسلیاں اور دلاسے دے رہے تھے۔ بعد ازاں جب نانا جان کی کیفیت کا والدہ کو علم ہوا تو وہ کسی جزع فزع میں مبتلا نہیں ہوئیں۔ انہوں نے دعاؤں کے ساتھ بالکل معمول کے مطابق سب کام جاری رکھے۔

میں نے اپنے والدین کو کسی مشکل میں گھبراتے نہیں دیکھا۔ ان کے نزدیک کوئی کام ایسا نہ تھا جو نہ ہو سکتا ہو۔ ہر چیلنج کو قبول کرنے اور اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی ان میں بھرپور صلاحیت اور طاقت موجود تھی۔ مہدی علی انہی ماں باپ کا بیٹا تھا اور وہ بھی ان اوصاف سے پوری طرح متّصف تھا۔ ایسے ہی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے وہ لکھتا ہے:

اے رات! ستاروں سے کہہ دے،
گلشن کی بہاروں سے کہہ دے
ہم ڈرتے نہیں طوفانوں سے،
موجوں کے اشاروں سے کہہ دے
آزاد کریں ہر حلقۂ شب سے، سورج کو
سچائی کے ضامن ہیں تمہاری ہستی کے،
کرنوں کے اجالوں سے کہہ دے
جو دجل کی تیرہ شب میں بھی
خورشید وقمر سے چمکے ہیں
دنیا کا وہ روشن مستقبل ہم ہیں
اندھیاروں سے کہہ دے
تھامے ہیں محبت کا پرچم، ہم اہلِ صفا،
ہم اہلِ حرم ہر بازی تم کو مات کریں،
نفرت کے ماروں سے کہہ دے
لڑ کر سب طوفانوں سے،
چیر کے سب منجدھاروں کو
پہنچیں گے تم تک وعدہ ہے،
ساحل سے، کناروں سے کہہ دے
پروانے شمعِ خلافت کے
ہم اللہ کی رسّی تھامے ہیں
جل جاؤ گے اپنی آگ میں تم،
ابلیسی شراروں سے کہہ دے
ہم صبر ورضا کے بحرِ گراں،
ہم عزم ووفا کے کوہِ گراں
مٹ جاؤ گے، ہم سے الجھو تو،
جا کفر کے دھاروں سے کہہ دے
سب کوہ ودمن، سب دشت وچمن،
گونجیں گے ''اللہ اکبر'' سے
حق آئے گا، تم بھاگو گے،
باطل کے یاروں سے کہہ دے
توحید کے پھولوں سے دیکھو
دھرتی کا آنگن مہکا ہے
تم سب سے حسیں ہے یہ منظر
ان مست نظاروں سے کہہ دے

مہدی علی باوجود اپنی معصومیت، انکسار اور ایثار پسند طینت کے دلیر، محنت خُو اور آگے سے آگے بڑھنے والا تھا۔ اس نے والدین کی طرح محنت اور خدمت کو اپنا نصب العین بنا کر اپنی ہر صلاحیت کو چمکانے کی کامیاب کوشش کی تھی۔ وہ بہت بڑا اور قابل ماہر قلب تھا اور اپنے سینے میں بھی بہت بڑا اور وسیع دل رکھتا تھا۔ وہ دوسروں کو فوقیت دینے کا عادی تھا اور ان کے لئے ایثار کے پہلو بچھانے کی تڑپ رکھتا تھا۔ اس کی ایسی بہت سی خوبیوں نے اس کے کردار میں ایک نمایاں چمک پیدا کر دی تھی۔

مرا مطلوب ومقصود وتمنّا خدمتِ خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

کہ میرا ہدف، میرا مقصود اور تمنّا خلقِ خدا کی خدمت ہے۔ یہی میرا کام ہے، یہی میرا فرض ہے، یہی میرا طریق ہے اور یہی میرا راستہ ہے۔

اس راستے پر وہ ہر تکلّف اور راہ ورسم کی پرواہ کئے بغیر انتہائی سادگی کے ساتھ اپنے کام میں مصروف اور تیز گام رواں دواں تھا۔ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے تحت بغیر کسی تصنّع اور بناوٹ کے اس کی زندگی کا جیسے عنوان یہ تھا کہ

مَنہ از بہر ما کرسی کہ ماموریم خدمت را

اس نے حضرت مسیح موعود کے اس شعر کو زندگی کا لائحہ عمل بنا لیا تھا۔ اور یہ طائر لاہوتی دنیا کے پنجرے سے آزاد ہو کر رضائے باری تعالیٰ کی جنتوں میں مکین ہے۔ ساتھ ہی اس دنیا کے کونے کونے میں چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ جس کے ساتھ لاکھوں لوگوں کی ہمدردیوں کے ساتھ ساتھ کروڑوں دعائیں بھی ہیں اِس نے کہا تھا۔

کہ میں تو ایک پرندہ ہوں جس کی اڑان آسمانوں تک ہے اور تو ایک کیڑا ہے جو زمیں میں گھستا ہے اور پیروں تلے مرنے والا ہے۔

میں جب اپنے والدین کی شخصیتوں کو اور ان کے کردار کو دیکھتا ہوں تو ان میں جماعت اور دین کے لئے جذبے اور شوقِ قربانی کو نمایاں پاتا ہوں۔ مہدی علی والدین کا وہ بیٹا تھا جس نے والد صاحب کی علالت کے آخری دنوں میں ان کی دن رات خدمت کی۔ وفات سے قبل جب وہ چند ماہ کے لئے چلنے سے معذور ہو گئے تھے تو مہدی ہی ربوہ میں ان کے پاس تھا جو اُن کی جملہ ضروریات وحاجات کی نگہداشت کرتا تھا اور علاج وغیرہ کا پورا خیال رکھتا تھا۔ دوسرے بھائی جو ربوہ میں تھے وہ بھی ان کی خدمت کرتے تھے مگر مہدی علی ان کے ساتھ رہتا تھا اور سب سے زیادہ ان کی خدمت کی توفیق پاتا تھا۔

ہماری والدہ مرحومہ کو جب ٹورانٹو میں دل کا حملہ ہوا تو مہدی علی نے ان کی دیکھ بھال میں بھی دوسرے بھائیوں کے ساتھ خدمت کا پورا پورا حق ادا کیا۔

جب تک جماعت احمدیہ میں ایسے والدین موجود رہیں گے اور ایسی اولادیں پیدا ہوتی رہیں گی، جماعتِ احمدیہ کسی شکست کا تو کیا ایک ذرّہ برابر مایوسی کا شکار نہیں ہو سکتی۔ یہ علامتیں نبیوں کی جماعتوں کی امتیازی علامتیں ہیں اور یہ کردار ان کی جماعتوں کے نمایاں کردار ہیں۔ انشاء اللہ قیامت تک دین کے ایسے عاشق والدین بھی ہوتے رہیں گے اور راہِ مولیٰ میں فدا ہونے والی ایسی اولادیں بھی۔

☆..................☆..................☆

میں نماز کے وقت نہیں آ سکتا

حضرت شیخ محمد شفیع صاحب بھیرہ کے رہنے والے اور محکمہ نہر میں ضلعدار تھے۔ ایک دن مہتمم نہر نے جو ہندو تھا آپ کو کسی کام کے لئے بلا بھیجا۔ جمعہ کی نماز کا وقت تھا۔ آپ نے جواب بھجوایا کہ میں نماز کے وقت میں نہیں آ سکتا۔

مہتمم نے سپرنٹنڈنٹ انجینئر سے شکایت کر دی کہ حکم عدولی کا مرتکب ہوا ہے۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ:

نماز جمعہ کا وقت تھا اور اس اہم مذہبی فریضہ کے رہ جانے کا اندیشہ تھا۔

یہ جواب اس شان اور توکل سے دیا گیا کہ افسر نے اس ہندو سے باز پرس کی اور نماز جمعہ کے لئے مسلمان ملازمین کی خاطر ایک گھنٹہ کی مستقل رخصت محکمہ سے منظور کرا دی۔

(بھیرہ کی تاریخ احمدیت ص89۔ فضل الرحمان بسمل 1972ء)

آم ۔ پھلوں کا بادشاہ

مرزا غالب کے بقول آم میں دو خصوصیات ہونی چاہئیں: ’’اوّل وہ میٹھے ہوں، دوم بہ کثرت ہوں‘‘۔ اُردو اور فارسی کے ممتاز شاعر، امیر خسرو نے آم کو ’’فخرِ گلستاں‘‘ کا خطاب دیا تھا...... اور یہ پھلوں کے بادشاہ پر خوب سجتا و پھبتا ہے۔

آم برصغیر پاک و ہند کا قومی پھل ہے۔ اسی باعث اسے پاکستان و بھارت میں پھلوں کا بادشاہ سمجھا جاتا ہے۔ درحقیقت یہ خطہ ہی آم کا مولد ہے۔ جو پھر جنوبی ایشیا سے نکل کر برازیل اور افریقی ممالک تک پھیل گیا۔ طبی لحاظ سے بھی یہ بڑا مفید پھل ہے۔ مالٹے کے مانند یہ بھی وٹامن سی کا خزانہ ہے۔ صرف ایک پیالی آم کھانے سے وٹامن سی کی سو فیصد ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ وٹامن سی ہمارا نظام مضبوط کرتا ہے اور ہمیں امراض سے بچاتا ہے۔ ایک پیالی آم میں پچاس ملی گرام وٹامن سی ملتا ہے۔

آم میں وٹامن اے بھی خوب ملتا ہے۔ ایک پیالی آم ہماری روزانہ کی ’’35 فیصد‘‘ ضرورت پوری کرتا ہے۔ وٹامن اے بینائی مضبوط کرتا ہے۔ نیز وہ جلد کے لئے بھی مفید ہے۔ آم میں وٹامن بی 12، وٹامن ای، وٹامن کے، تھیامین اور فولیٹ بھی ملتے ہیں۔ یہ سبھی انسانی تندرستی کے لئے ضروری ہیں۔ معدنیات میں سب سے زیادہ تانبا آم میں ملتا ہے۔ اس کے بعد پوٹاشیم، میگنیشیم، کیلشیم، میگنیز اور فولاد کا نمبر ہے۔ یہ سبھی معدنیات اپنے اپنے طور پر انسان کو تندرست و توانا رکھتے ہیں۔ طب مشرق کے مطابق آم کھانے سے خون بڑھتا ہے۔ چنانچہ خون کی کمی کے مریض اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ آم کی تاثیر گرم ہے۔ اس لئے آم کھانے کے بعد اکثر لوگ دودھ کی لسی پیتے ہیں۔ اطبا کی رو سے آم دل، دماغ، پھیپھڑوں، معدے، آنتوں، گردے، مثانے، دانت اور آنکھوں کو طاقت دیتا ہے۔ قبض کشا اور پیشاب آور ہے۔ حاملہ خواتین کے لئے طاقت بخش غذا ہے۔ یہ واحد پھل ہے جو اپنی افزائش کے ہر مرحلے پر قابل استعمال ہے۔ ورنہ بیشتر پھل صرف پکنے ہی پر کھائے جاتے ہیں۔ طب مشرق میں آم اور متعلقہ اشیاء سے درج ذیل بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے:

☆ آم کی گٹھلی مسواک کی طرح استعمال کیجیے۔ یوں منہ کی بدبو جاتی رہتی ہے۔ نیز دانت مضبوط اور چمکدار ہوتے ہیں۔

☆ آم کی جڑ کا چھلکا اور برگ شیشم ایک ایک تولہ لیجیے۔ انہیں ایک سیر پانی میں جوش دیجیے۔ جب تیسرا حصہ پانی رہ جائے، تو اس میں تھوڑی سی چینی ملائیے اور نوش جان کیجیے۔ یہ نسخہ پیشاب کی بندش دور کرتا ہے۔

☆ آم کے درخت سے جو پتے خود بخود جھڑ جائیں، انہیں سائے میں رکھ کر خشک کر لیں۔ پھر ان کا سفوف بنا لیں۔ صبح شام یہ سفوف ڈیڑھ ماشہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ ذیابیطس کی بیماری کی یہ نسخہ مفید ہے۔

☆ آم کے پھول سائے میں خشک کر کے سفوف بنالیں۔ جب بھی کسی کو نکسیر آئے تو یہ سفوف ناک میں ڈال لیے۔ نکسیر رک جائے گی۔

آم کی مشہور اقسام

آم ہماری تہذیب، ثقافت، تمدن، ادب اور روایات کا حصہ ہے۔ آم کی 450 تک اقسام ہیں بھارت میں الفانسو آم زیادہ مشہور ہے۔ پاکستان میں بہت سی اقسام ہیں جن میں دیسی، چونسہ، لنگڑا، فجری وغیرہ شامل ہیں۔

دیسی آم: اس کا شمار قدیم آموں میں ہوتا ہے جو چوس کر کھایا جاتا ہے۔ اسی آم میں ایک قسم ’’ٹپکے‘‘ کی ہے۔ ٹپکے سے مراد وہ آم ہے جو درخت ہی پر پک کر زمین پہ گر پڑے۔

چونسہ: پچھلے دس پندرہ برس کے دوران یہ پاکستان کا مقبول ترین آم بن چکا ہے۔ یہ جسامت میں زیادہ بڑا نہیں ہوتا مگر نہایت شیریں گودا اور اپنی مخصوص خوشبو رکھتا ہے۔ اس آم کے باغات ملتان اور رحیم یار خان میں واقع ہیں۔ یہ چونکہ قلمی آم ہے، اس لئے یہ کاٹ کر کھایا جاتا ہے۔

لنگڑا: اس آم کی وضع قطع لنگڑے جیسی ہے سو یہ نام پڑا۔ اس آم کے باغات ملتان، بہاولپور، رحیم یار خان، ڈیرہ غازی خان اور میرپور خاص میں واقع ہیں۔ یہ بھی میٹھا اور خوشبودار گودا رکھتا ہے۔ اسے عموماً کاٹ کر کھایا جاتا ہے۔ لنگڑا آم علامہ اقبال کو بہت مرغوب تھا۔ ایک بار مشہور شاعر، اکبر الہ آبادی نے علامہ اقبال کو لنگڑے آموں کا تحفہ بذریعہ ڈاک بھجوایا۔ علامہ اقبال نے پارسل کی رسید پر یہ یادگار مصرع بھی لکھ بھیجا:

’’الہ آباد سے لنگڑا چلا لاہور تک پہنچا‘‘

سندھڑی: اس آم کا نام ضلع تھرپارکر سندھ کے ایک قصبے سے ماخوذ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس آم کی کاشت سب سے پہلے مرحوم وزیراعظم پاکستان محمد خان جونیجو کے خاندان والوں نے کی تھی۔ یہ آم بھی بڑا میٹھا اور رسیلا ہوتا ہے۔ وسیع پیمانے پر برآمد ہوتا ہے۔ حکومت پاکستان اکثر سندھڑی آم ہی بیرونی ممالک کے سربراہوں کو بطور تحفہ بھجواتی ہے۔

دسہری: یہ آم اٹھارہویں صدی میں نوابانِ لکھنو کے باغات میں اُگایا گیا۔ یہ باغ دسہری نامی دیہہ میں واقع تھے، اسی لئے آم کی اس قسم کا نام پڑا۔ اس آم کی گٹھلی چھوٹی ہوتی ہے اور گودا شیریں! یہ بھی اپنی علیحدہ مہک رکھتا ہے۔ کچھ لوگ اسے چوس اور کچھ کاٹ کر کھاتے ہیں۔

انور رٹول: یہ بھی بڑا رسیلا اور خوشبودار آم ہے۔ اسے رٹول کے ایک زمیندار، انوار الحق نے پہلی بار اگایا۔ یہ بھارتی ریاست اتر پردیش میں واقع ایک علاقہ ہے۔ گول شکل صورت والا یہ آم چوسا جاتا ہے۔ اب یہ ہمارے صوبہ پنجاب میں وسیع پیمانے پر کاشت کیا جاتا ہے۔

پیداوار

دنیا میں ہر سال قریباً چار کروڑ ٹن آم پیدا ہوتا ہے۔ اس رسیلے پھل کی سب سے زیادہ پیداوار بھارت میں ہوتی ہے۔ بلکہ دنیا کا چالیس فیصد آم وہیں پیدا ہوتا ہے۔ ہمارے پڑوسی ملک میں آم کی پیداوار ڈیڑھ کروڑ ٹن سالانہ سے زائد ہے۔ اس کے بعد چین، تھائی لینڈ، انڈونیشیا اور پاکستان کا نمبر آتا ہے۔ وطن عزیز میں ہر سال اٹھارہ سے انیس لاکھ ٹن کے لگ بھگ آم کی پیداوار ہے۔ بہت سا آم باہر بھی بھجوایا جاتا ہے۔

پاکستان سے یہ پھل مشرق وسطیٰ، یورپ اور امریکا برآمد کیا جاتا ہے۔ پاکستان کا معروف ادارہ روشن انٹر پرائز روطن عزیز میں آم اور کنو برآمد کرنے والا بڑا قومی ادارہ ہے۔ ادارے کے خصوصی پلانٹ ہیں جہاں کنو اور آموں کو اچھی طرح صاف ستھرا کرنے کے بعد خوبصورت رنگین ڈبوں میں پیک کیا جاتا ہے۔ (روزنامہ دنیا 27 مئی۔2015)

روزمرہ کے کاموں سے کتنی کیلوریز خرچ ہوتی ہیں

روزمرہ سرگرمیوں کو، ایم ای ٹی یعنی Metabolic Equivalent of Task پیمانے کی مدد سے جانا جاتا ہے کہ کون سی سرگرمی میں انسان کی کتنی توانائی خرچ ہوئی۔ اس سلسلے میں پیمانے 1 تا 10 نمبر رکھتا ہے اور پیمانے کے تحت سرگرمیوں کو تین درجوں ہلکی (Light intensity activities) معتدل (Moderate intensity activities) اور شدید (Vigorous intensity activities) میں تقسیم کیا گیا ہے۔

چنانچہ جب ہم محوخواب ہوں تو ایم ای ٹی پیمانے کی رو سے یہ 0.9 نمبر کی سرگرمی ہے۔ جب ہم بیٹھ کر ٹیلی ویژن دیکھیں تو اسے 1 نمبر ملتا ہے۔ میز پر بیٹھ کر لکھت پڑھت کریں تو یہ عمل 1.8 نمبر پاتا ہے۔ اڑھائی میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے کو 2.9 نمبر ملتا ہے۔ یہ سبھی ہلکی جسمانی سرگرمیاں ہیں۔

گھر کی صفائی کرنا اور کپڑے دھونا 3 تا 3.5 نمبر کی سرگرمی ہے۔ 10 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سائیکل چلانا 4 نمبر ہے جبکہ بیڈمنٹن یا ٹینس کھیلنا 4.5 تا 5 نمبر والی معتدل جسمانی سرگرمیاں ہیں۔

5 نمبر سے اوپر والی سرگرمیاں شدید یا سخت تصور ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر پانچ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنا جسے 7 نمبر ملتے ہیں۔ جبکہ چھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑنے کا نمبر 10 ہے۔ تیز سائیکل چلانا بھی 10 نمبر پاتا ہے۔ دیگر سخت سرگرمیاں یہ ہیں: وزن اٹھا کر چلنا (7.5 نمبر)، باسکٹ بال کھیلنا (8)، فٹ بال کھیلنا (9)، ورزش کرنا (8)، رسی اچھلنا (10)۔

ایک عام پاکستانی عورت کھانا پکاتے، بچوں کو سنبھالتے، جھاڑو پونچھ کرتے روزانہ تقریباً ایک ڈیڑھ گھنٹہ مصروف رہتی ہے۔ گویا وہ ہفتے میں ورزش کا مطلوبہ وقت 150 منٹ عموماً پالیتی ہے۔ اسی لئے متوسط طبقے و نچلے طبقے کی خواتین عموماً چست ہوتی ہیں۔ تاہم جن گھرانوں میں ملازمین کی کثرت ہو، وہاں عموماً خواتین موٹاپے کا شکار رہتی ہیں۔

یہی کُلیہ مردوں پر بھی صادق آتا ہے۔ جو مرد چلتے پھرتے کام کاج کریں، وہ سمارٹ و چاق و چوبند رہتے ہیں۔

ورزش کے متعلق ایک اور بات ذہن میں رکھیئے۔ کئی لوگ یہ سوچ کر ہفتے میں ایک دو دن ایک ایک گھنٹے کی سخت ورزش کرتے ہیں کہ انہوں نے مطلوبہ وقت حاصل کر لیا۔ جدید تحقیق کی رو سے ہفتے میں ایک دو بار شدید ورزش کرنے سے کم فائدہ ہوتا ہے۔ وجہ یہ کہ روزانہ جتنی بھی ورزش کی جائے: ہلکی، معتدل یا سخت اس کا اثر 12 تا 24 گھنٹے ہی رہتا ہے۔ لہٰذا ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ روزانہ بیس پچیس منٹ ورزش کیجیے تا کہ آپ پورے ہفتے اس کے فوائد سے مستفید ہوسکیں۔

جسم کی خرچ شدہ توانائی کا ایک پیمانہ یہ بھی ہے کہ کس سرگرمی میں فی گھنٹہ کتنے حرارے یا کیلوریز جلتی ہیں۔ اس پیمانے میں بھی گھریلو کام کاج بخوبی پورے اترتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق خاتون خانہ صفائی کرتے اور چلتے پھرتے فی گھنٹہ 315 حرارے جلاتی ہیں۔ حرارے جلنے کی یہ مقدار بیٹھے رہنے سے تین گنا زیادہ ہے۔

اسی طرح آپ کے دفتر یا گھر میں سیڑھیاں ہیں تو ان پر چڑھنا اور اترنا بھی ایک قسم کی سخت ورزش ہے۔ ماہرین کی رو سے روزانہ صرف 30 منٹ سیڑھیاں استعمال کرنے سے 285 حرارے جل جاتے ہیں۔ اسی لئے یہ بہترین ورزش تسلیم کی جاتی ہے۔

کھانا پکاتے ہوئے 39 منٹ میں 80 حرارے جلتے ہیں۔ یہ سرگرمی 9 منٹ تک ٹینس کھیلنے کے برابر ہے۔ اسی طرح درج بالا مدت ہی میں استری کرتے ہوئے 71 حرارے جلتے ہیں۔ جبکہ جھاڑو پونچھ 50 حرارے خرچ کرتی ہے۔ (روزنامہ ایکسپریس 29 مئی 2015ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 00119642 میں Abdul Malik

ولد Adeoboyega قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ikeja ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار Naira ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Malik گواہ شد نمبر1 Fadli Rahman S/O Otule۔ گواہ شد نمبر2۔ Abdul Qahhar S/O Olowohmi

مسل نمبر 119644 میں Abdusobur

ولد Adeleke قوم ...... پیشہ تدریس عمر 28 سال بیعت 2001ء ساکن Ketu ضلع و ملک Lagos,Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 جنوری 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdusobur گواہ شد نمبر1 Olowohmi Abdul Qahhar S/O گواہ شد نمبر2 Nazeem S/O Sulaiman

مسل نمبر 00119645 میں Ahmad

ولد Imran قوم ...... پیشہ مکینک عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ijede ضلع و ملک Nigeira بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 جنوری 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 20,000 ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ahmad۔ گواہ شد نمبر1 Saheed گواہ شد نمبر2۔ Nurayn S/O aderemi S/O Mikail

مسل نمبر 119646 میں Munirudeen

ولد Slaiman قوم ...... پیشہ سول ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ketu ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30,000Naira ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Munirudeen گواہ شد نمبر1 Abdul Qahhar S/O Olowohmi گواہ شد نمبر2 Nazeem S/O Sulaiman

مسل نمبر 119647 میں Daud

ولد Shuara قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 42 سال بیعت 1993ء ساکن Ketu ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/اگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 60 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Daud۔ گواہ شد نمبر1۔ Abdul Qahhar S/O Olowohmi گواہ شد نمبر2 Nazeem S/O Sulaiman

مسل نمبر 119648 میں Mashood

ولد Abdul Malik قوم ...... پیشہ تدریس عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A.M.J Akerebiata ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14/اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 17 ہزار Naira ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mashood۔ گواہ شد نمبر1 A.Waheed S/O Salaudeen گواہ شد نمبر2۔ Oladipupo S/O Abdul Lateef

مسل نمبر 119649 میں Abdul Wahab

ولد Ogunsola قوم ...... پیشہ ریٹائرڈ عمر 60 سال بیعت 1990ء ساکن Ogun State ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Wahab گواہ شد نمبر1 Taiwo Rahman S/O Akintunde گواہ شد نمبر2 Daawud S/O Abdul Lateef

مسل نمبر 119650 میں Akeem Olaide

ولد Olayiwla قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Oshodi ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Akeem Olaide گواہ شد نمبر1 Shadimu S/O Mutiu۔ گواہ شد نمبر2 Abdul Qahhar S/O Olowohm

مسل نمبر 119651 میں Abdul Azeem

ولد Shamsudeen قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ojokoro ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19/اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30 ہزار Naira ماہوار بصورت Allowan مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Azeem گواہ شد نمبر1 Luqman S/O Alghazali۔ گواہ شد نمبر2 Abd Hafeez S/O Adeagbo

مسل نمبر 119652 میں Roheemot Bukola

زوجہ Adekanmi Sherifedeen قوم ...... پیشہ سول ملازمت عمر 33 سال بیعت 1996ء ساکن Ede ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/اگست 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت کل میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ Dowry 23000 Naira اس وقت مجھے مبلغ 23 ہزار Naira ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Roheemot Bukola۔ گواہ شد نمبر1 Lukuman S/O Oni Lukuman گواہ شد نمبر2 Buari S/O Omi

مسل نمبر 119653 میں Mujidat

زوجہ Tajudeen Oyemiyi قوم ...... پیشہ فنکار عمر 40 سال بیعت 2003 ساکن Ogun State ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 جولائی 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت کل میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 25 ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 15 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Jujidat۔ گواہ شد نمبر1 Taiwo Rahman S/O Akintunde۔ گواہ شد نمبر2 Dawuud S/O Abdul Azeez

مسل نمبر 119654 میں Misturah

ولد...... قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 42 سال بیعت 1988 ساکن Ogun State ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 اگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Misturah گواہ شد نمبر1۔ Taiwo S/O Akintunde گواہ شد نمبر2 Dawuud S/O Abd Azeez

مسل نمبر 119655 میں Saheed

ولد Abd Raheem قوم ...... پیشہ سرکاری ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ogun State ضلع و ملک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/اگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار Misturah ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Saheed گواہ شد نمبر1 Taiwo Rahman S/O Akintunde گواہ شد نمبر2۔ Dawuud S/O Abd Azeez

بقیہ از صفحہ 2 سوال و جواب

چاہئیں۔

س: رحمی رشتہ داروں اور ضرورت مندوں کے حوالہ سے حضور انور نے کن امور کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! والدین کے حقوق کے بارے میں قرآن کریم میں اور جگہ بھی ذکر ہے بڑھاپے میں ان کی خدمت کرنا ان کا خیال رکھنا اولاد کا فرض ہے اور یہ کوئی احسان نہیں ہے رشتہ داروں کے حقوق ہیں اس بارے میں اگر خاوند اور بیوی اپنے ایک دوسرے رشتہ داروں کے حق ادا کریں سسرالیوں کے حق ادا کرتے رہیں۔ پھر یتیموں کی خبر گیری بھی ایک بہت اہم فریضہ ہے۔ یتامیٰ کی خبرگیری کے لئے خرچ کرنا چاہئے جماعتی طور پر بھی اس کا انتظام موجود ہے۔ پھر ضرورت مندوں اور مسکینوں کے حقوق ہیں جس میں تعلیم کے اخراجات ہیں علاج معالجہ کے اخراجات ہیں شادی بیاہ کے اخراجات ہیں۔ جماعت میں ان سب اخراجات پورے کرنے کیلئے علیحدہ فنڈ بھی جاری ہیں ان میں بھی صاحب حیثیت لوگوں کو جن کو توفیق ہے جماعتی نظام کے تحت خرچ کرنا چاہئے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رشتہ داروں اور قریبی ہمسایوں کے حقوق ادا کرو۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر حضرت مسیح موعود کا کون سا اقتباس ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا کہ وہ بھی تمہارا ہو جائے۔

س: حضور انور نے کن کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج: (1) مکرمہ ہدایت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عمر احمد صاحب مرحوم درویش کلاں افغاں قادیان وفات۔ 4 جون 2015ء

(2) مکرم مولوی محمد احمد ثاقب واقف زندگی سابق استاد جامعہ احمدیہ ربوہ وفات۔ بعمر 98 سال۔ 18 مئی 2015ء

☆☆..........☆..........☆☆

درخواست دعا

مکرم سعید احمد وفا صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ کے پتہ میں پتھری ہے۔ ان کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ آپریشن کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے، شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ملک اللہ بخش صاحب واقف زندگی سابق کارکن تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم ملک ناصر احمد صاحب کارکن وکالت وقف نو تحریک جدید ربوہ بوجہ اعصابی تکلیف بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کو جلد کامل شفاء عطا فرمائے، جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور مقبول خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

مکرم طارق محمود احمد صاحب کارکن ناصر ہائی سکول دارالیمن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے نانا مکرم رانا محمد یعقوب صاحب سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کو مورخہ 18 جولائی 2015ء کو ایکسیڈنٹ میں شدید چوٹیں آئیں اور کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کے بعد ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

تبدیلی نام

مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم پرویز احمد ساہی صاحب ساکن دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میں نے اپنا نام ناصرہ متین سے تبدیل کر کے ناصرہ بیگم رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ شکریہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز گولبازار
الفضل جیولرز ربوہ
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
فون 047-6211510 0344-7801578

حامد احمد
حامد ڈینٹل لیب (ڈینٹل ہائیجینسٹ)
تمام جراثیم سے پاک آلات کے ساتھ نئے اور جدید طریقہ طرز کے ساتھ علاج کروائیں۔
یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصار اللہ ربوہ
رابطہ: 0345-9026660,0336-9335854

کریسنٹ فیبرکس
سلے سلائے سوٹ۔ کراچی کی فینسی بوتیک۔ اور فینسی سوٹ کا مرکز نیز تمام قسم کی میچنگ دستیاب ہے۔
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
پروپرائٹر: ولید احمد ظفر ولد مرتضیٰ احمد
0333-1693801

گوندل کے ساتھ پچاس سال
گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

ربوہ میں طلوع و غروب 24 جولائی

طلوع فجر	3:43
طلوع آفتاب	5:16
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:13

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

24 جولائی 2015ء

6:20 am	کونشن جامعہ احمدیہ یوکے
8:45 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا انٹرویو LBC ریڈیو
1:20 pm	راہ ہدیٰ
3:55 pm	دینی و فقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ 24 جولائی 2015ء

لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی
سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
معیار اور مقدار میں۔ ایک نیا نام
بااخلاق عملہ۔ ٹک شاپ کی سہولت
24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس
0331-6963364,047-6550653

ہمارے واسطے یہ سال رحمت ہو بشارت ہو
بکنگ جاری ہے
اب ایک نئے انداز میں
اب نئے انداز VIP کراکری، مکمل کارپٹ کے ساتھ
کوپا۔ ڈیرہ۔ کارپٹ۔ صوفہ کی ورائٹی کے ساتھ
الرفیع بینکوئیٹ ہال
فل ائیر کنڈیشنڈ • فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ • تمام سہولیات کے ساتھ
رشید برادرز گولبازار ربوہ
Shop: 047-6211584
Hall: 047-6216041
Rasheed uddin
0300-4966814
Aleem uddin
0300-7713128
ربوہ کا پہلا شادی ہال جس میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ ہال